جدید تالیف ہے۔ اَصَحّ الکتب بَعد کتاب اللہ ''الجامع الصحیح للبخاری'' آپ کے زیر تدریس ہے۔ دوران تدریس آپ اکابر اہل علم کی شروح سے موتی چن کر جمع کرتے رہے۔ انہی کی بنیاد پر اپنے ذوق و مزاج کے مطابق اور طلبہ کی استعداد کو دیکھتے ہوئے بخاری شریف کی شرح تالیف کی۔ اس کی ترتیب حضرت ہوشیار پوری مدظلہم نے یوں رکھی ہے:...... **مدارِ تحقیق**: کشف الباری۔ **معیارِ تفقہ**: انعام الباری۔ **طرزِ تدریس**: الخیر الساری۔ **اندازِ تسہیل**: نصر الباری۔ **ربط بین الابواب**: دلیل القاری۔ حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم عنایۃ الباری پر اپنی رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

☆...... حشو و زوائد سے مبرا اور تدریسی ضرورت کے ضروری مواد سے مزین ہے۔ ☆...... بقدرِ ضرورت رواۃ حدیث کا تعارف اور متنِ حدیث کی عمدہ تشریح۔ ☆...... تشریح حدیث کے ضمن میں حدیث پر وارد ہونے والے شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ ☆...... طویل عبارت کی بجائے مختصر اور سہل و جامع تعبیر کا انداز ہے۔ ☆...... ربط ابواب اور احادیث باب کی ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت کو خوب بیان کیا گیا ہے۔ ☆...... حسب موقع بقدر ضرورت عقائد اہل سنت والجماعت اور فقہی اختلافی مسائل کو بھی مدلل طور پر واضح کیا گیا ہے۔

''عنایۃ الباری'' کے آغاز میں صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم، حضرت مولانا نور البشر مدظلہم اور دیگر اہل علم کی تقاریظ شامل ہیں۔

''احوال و آثار مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ''

تالیف: مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری مدظلہم۔ صفحات: 552۔ طباعت: عمدہ۔ ملنے کا پتا: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، ہادیہ حلیمہ سینٹر، غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 0332-4377621

حضرت مولانا زبیر الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت جی مولانا انعام الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند گرامی۔ تبلیغی جماعت کی مرکزی شوریٰ کے اہم ستون اور دعوت و تبلیغ کے روح رواں تھے۔ آپ نے جس ماحول میں آنکھ کھولی اور اپنے گرد و پیش جن صاحب عزیمت حضرات کو دیکھا اور ان سے فیض تربیت حاصل کیا وہ لوگ اپنے زمانے کے چنیدہ افراد تھے۔ وہ عابد و زاہد، داعی، عالم ربانی اور مسند درس و تدریس کے شہ سوار تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ مرکز نظام الدین دہلی میں دعوت و تبلیغ اور مدرسہ کاشف العلوم مرکز نظام الدین میں تدریس کرتے گزرا۔ حضرت جی مولانا انعام الحسن امیر تبلیغی جماعت کی وفات ہوئی تو جماعت کو امارت کی بجائے شوریٰ کے تحت چلانے کا فیصلہ ہوا۔ ابتدائی طور پر تین رکنی شوریٰ اس سارے نظام کو چلانے کے لیے مقرر ہوئی۔ حضرت مولانا زبیر الحسن رحمہ اللہ اس سہ رکنی کمیٹی